سورہ نمبر
(۳۱)

سُورَةُ لُقْمَانُ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ

سورۃ لقمٰن مکیۃ وہی اربع وثلٰثون اٰیۃ واربع رکوعات | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ لقمان مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ؀۲) اس میں ۳۴ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾
یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لیے

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انہیں کا کام

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ
بنا اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں ؀۳ کہ اللہ کی

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
راہ سے بہکا دیں بے سمجھے ؀۴ اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ
عذاب ہے اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے ؀۵ جیسے

يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ
انہیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ ہے ؀۶ تو اسے دردناک عذاب کا مژدہ دو بے شک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ
جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے چین کے باغ ہیں ہمیشہ

فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ
ان میں رہیں گے اللہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت و حکمت والا ہے اس نے آسمان بنائے بے ایسے

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ
ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں ؀۷ اور زمین میں ڈالے لنگر ؀۸ کہ تمہیں لیکر نہ کانپے اور

؀۲ سورہ لقمان مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں چار رکوع چونتیس ۳۴ آیتیں پانچسو اڑتالیس کلمے دو ہزار ایک سو دس حرف ہیں

؀۳ لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں افسانے اسی میں داخل ہیں شانِ نزول یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جنہیں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ (سید کائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

؀۴ یعنی براہ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکیں اور آیات الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں

؀۵ اور ان کی طرف التفات نہ کرے

؀۶ اور وہ بہرا ہے

؀۷ یعنی کوئی ستون نہیں ہے تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے

؀۸ بلند پہاڑوں کے۔

منزل ۵

ٹینٹ۔ ڈاٹ

ف۱ اپنے فضل سے بارش کی ف۲ عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کیے ف۳ جو تم دیکھ رہے ہو ف۴ اے مشرکو ف۵ یعنی بتوں نے جنھیں تم مستحق عبادت قرار دیتے ہو ف۶ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے
لقمان بن باعُور بن ناحُور بن تارِخ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے واقدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور ان کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتویٰ دیتے تھے آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے حکمت عقل و فہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے بعض نے کہا کہ حکمت معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو جس کے دل میں رکھتا ہے اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے ف۷ اس نعمت پر کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ف۸ کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے ف۹ حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کے ان صاحبزادے کا نام انعم یا اشکم تھا اور انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کا کامل ہونا تو اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا وَھُوَ یَعِظُہٗ سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہیے اور نصیحت کی ابتدا منع شرک سے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے ف۱۰ کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اس کے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں ف۱۱ کہ انکا فرمانبردار رہے اور انکے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اس آیت میں آگے ارشاد ہے) ف۱۲ یعنی اس کا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہونچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنے والا ہے درد زہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع اس پر اور مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید بر آں ہے ف۱۳ یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا۔ سفیان بن عُیَیْنَہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کیلئے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکر گزاری کی ف۱۴ یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں ف۱۵ نخعی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو انکی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں ف۱۶ حسن اخلاق اور حسن سلوک اور احسان و تحمل کے ساتھ ف۱۷ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت و جماعت کہتے ہیں ف۱۸ تمہارے اعمال کی جزا دے کر وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انھوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کے شکر نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طاعت اور اس کا محل ارشاد فرمایا اس کے بعد پھر حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنے فرزند سے فرمایا۔

فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ
اُس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۱ تو زمین میں ہر نفیس
كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ
جوڑا اُگایا ف۲ یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے ف۳ مجھے وہ دکھاؤ ف۴ جو اس کے سوا اوروں نے
مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
بنایا ف۵ بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں اور بےشک ہم نے
لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
لقمان کو حکمت عطا فرمائی ف۶ کہ اللہ کا شکر کر ف۷ اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۱۲ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ
ف۸ اور جو ناشکری کرے تو بےشک اللہ بےپرواہ ہے سب خوبیوں سراہا اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے
لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا ف۹ اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بےشک شرک بڑا ظلم ہے
عَظِيْمٌ ۝۱۳ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا
ف۱۰ اور ہم نے آدمی کو اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ف۱۱ اسکی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری
عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ
جھیلتی ہوئی ف۱۲ اور اسکا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا ف۱۳
اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝۱۴ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ
آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے
بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ
علم نہیں ف۱۴ تو انکا کہنا نہ مان ف۱۵ اور دنیا میں اچھی طرح انکا ساتھ دے ف۱۶ اور اس کی
سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
راہ چل جو میری طرف رجوع لایا ف۱۷ پھر میری ہی طرف تمھیں پھر آنا ہے تو میں بتادونگا جو تم
تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵ يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
کرتے تھے ف۱۸ اے میرے بیٹے برائی اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی

ع ۱۱ / ۱۰

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

منزل ۵

النصف

فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ
چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ف١ اللہ اسے لے آئے گا ف٢
اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿١٦﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ
بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ف٣ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے
وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ
اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے ف٤ اس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے
الْاُمُوْرِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ
کام ہیں ف٥ اور کسی سے بات کرنے میں ف٦ اپنا رخسارہ کج نہ کر ف٧ اور زمین میں اتراتا نہ چل
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ
بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل ف٨
وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿١٩﴾ ع
اور اپنی آواز کچھ پست کر ف٩ بے شک سب آوازوں میں بری آواز آواز گدھے کی ف١٠
اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ
کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ف١١ اور
اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی ف١٢ اور بعضے آدمی
يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا
اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب ف١٣ اور جب
قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے
اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٢١﴾
باپ دادا کو پایا ف١٤ کیا اگرچہ شیطان ان کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا ہو ف١٥
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکادے ف١٦ اور ہو نیکوکار تو بیشک اس نے مضبوط گرہ تھامی

ف١ کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی ف٢ روز قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا ف٣ یعنی ہر صغیر و کبیر اسکے احاطۂ علمی میں ہے ف٤ امر معروف و نہی عن المنکر کرنے سے ف٥ انکا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر بر ایذاء ایسی طاعتیں ہیں جنکا تمام امتوں میں حکم تھا ف٦ براہ تکبر ف٧ یعنی جب آدمی بات کریں تو انھیں حقیر جانکر انکی طرف سے رخ پھیرنا جیسا متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا غنی و فقیر سب کیساتھ تواضع پیش آنا ف٨ نہ بہت تیز نہ بہت سست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شان تکبر ہے اور ایک میں چھچھوراپن حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے ف٩ یعنی شور و شغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر ف١٠ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے ف١١ آسمانوں میں مثل سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا نہریں کانیں پہاڑ درخت پھل چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو ف١٢ ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواس خمسہ ظاہرہ اور حسن شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علم معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمت باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈالدیے تمہارا افشاء حال نہ کیا سزا میں جلدی نہ فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضاء اور حسن صورت ہے اور نعمت باطنہ اعتقاد قلبی ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسن خلق ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکام شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتحیاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کیلیے آنا ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنہ انکی محبت رزقنا اللہ تعالیٰ اتباعہ و محبتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف١٣ تو جو کہیں گے جہل و نادانی ہوگا اور شان الٰہی میں اسطرح کی جرأت و لب کشائی نہایت بیجا اور گمراہی ہے شان نزول یہ آیت نضر بن حارث و ابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم و جاہل ہونیکے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے ف١٤ یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے ہی پر رہیں گے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ف١٥ جب بھی وہ اپنے داداہی کی پیروی کیے جائیں گے ف١٦ دین خالص اس کے لیے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اسی پر تفویض کرے اسی پر بھروسا رکھے۔

ع ٨ / ١١

منزل ٥

الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ

اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم ف۱ اس کے کفر سے غم

كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

نہ کھاؤ انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم انھیں بتادینگے جو کرتے تھے ف۲ بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے

الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

ہم انھیں کچھ برتنے دینگے ف۳ پھر انھیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لیجائیں گے ف۴

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے تم فرماؤ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

سب خوبیاں اللہ کو ف۵ بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ

زمین میں ہے ف۶ بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور اگر زمین میں

مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا

جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہوجائیں اور سمندر اسکی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور ف۷ تو

نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ

اللہ کی باتیں ختم نہ ہونگی ف۸ بیشک اللہ عزت و حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور

لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف۹ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا

اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ سَخَّرَ

تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن کرتا ہے رات کے حصے میں ف۱۰ اور اس نے

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

سورج اور چاند کام میں لگائے ف۱۱ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۱۲ اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے

خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

خبردار ہے یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے ف۱۳ اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں سب

ف۱ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۲ یعنی ہم انھیں انکے اعمال کی سزا دینگے ف۳ یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں ف۴ آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے ف۵ یہ ان کے اقرار پر انھیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان و زمین پیدا کیے وہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کیجائے اسکا شکر ادا کیا جائے اور اسکے سوا کسی اور کی عبادت نہ کیجائے ف۶ سب اسکے مملوک مخلوق اور بندے ہیں تو اسکے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں ف۷ اور ساری خلق اللہ تعالٰی کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہوجائے ف۸ کیونکہ معلومات الٰہیہ غیر متناہی ہیں شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپکی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی تمھیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم فرمایا سب مراد ہیں انھوں نے کہا کیا آپکی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمھیں تو اللہ تعالٰی نے اتنا علم دیا ہے کہ اسپر عمل کرو تو نفع پاؤ انھوں نے کہا آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں آپکا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہوا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے کہا تھا کہ مکہ میں جاکر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اسطرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاتے ہیں یہ عنقریب تمام ہوجائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی ف۹ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کُن سے سب کو پیدا کردے ف۱۰ یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹاتا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے ف۱۱ بندوں کے نفع کے لیے ف۱۲ یعنی روز قیامت تک یا اپنے اپنے اوقات معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک ف۱۳ وہی ان اشیاء مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحق عبادت ہے۔

الۡبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِیُّ الۡكَبِیۡرُ ﴿٣٠﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ الۡفُلۡكَ تَجۡرِیۡ

باطل ہیں ف۱ اور اس لیے کہ اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ کشتی

فِی الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمۡ مِّنۡ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے ف۲ تاکہ تمہیں وہ اپنی ف۳ کچھ نشانیاں دکھائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿٣١﴾ وَاِذَا غَشِیَهُمۡ مَّوۡجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ

ہر بڑے صبر کرنیوالے شکر گزار کو ف۴ اور جب ان پر ف۵ آپڑتی ہے کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ کو پکارتے ہیں

مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمۡ اِلَی الۡبَرِّ فَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ؕ وَمَا

نرے اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے ف۶ پھر جب انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے ف۷ اور

یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوۡرٍ ﴿٣٢﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ وَاخۡشَوۡا

ہماری آیتوں کا انکار نہ کریگا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا اے لوگو ف۸ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا

یَوۡمًا لَّا یَجۡزِیۡ وَالِدٌ عَنۡ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوۡلُوۡدٌ هُوَ جَازٍ عَنۡ وَّالِدِهٖ

خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچے کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے ف۹

شَیۡـًٔا ؕ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا ۥ وَلَا

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۰ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ف۱۱ اور ہرگز

یَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ﴿٣٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ

تمہیں اللہ کے حلم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی ف۱۲ بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم ف۱۳ اور اتارتا ہے

الۡغَیۡثَ ۚ وَیَعۡلَمُ مَا فِی الۡاَرۡحَامِ ؕ وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ مَّاذَا تَكۡسِبُ غَدًا ؕ

مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی

وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ﴿٣٤﴾ ع

اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے ف۱۴

ف۱ فنا ہونیوالے ان میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں ہو سکتا ف۲ اسکی رحمت اور اسکے احسان سے ف۳ عجائب قدرت کی ف۴ جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر
یہ دونوں صفتیں مؤمن کی ہیں ف۵ یعنی کفار پر ف۶ اور اسکے حضور تضرع اور زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعا و التجا اسوقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں
ف۷ اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا کفر کی طرف نہیں لوٹتا
شانِ نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے ٣
ع ١١ ١٢
حق میں نازل ہوئی جس سال کہ مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی تو وہ
سمندر کی طرف بھاگ گئے وہاں باد مخالف نے گھیرا اور
خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطرے
سے نجات دے تو میں ضرور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دیدونگا یعنی اطاعت
کرونگا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف
آگئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض انمیں
ایسے تھے جنہوں نے عہد وفا نہ کیا انکی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد
ہوتا ہے ف۸ یعنی اے اہل مکہ ف۹ روز قیامت ہر انسان نفسی
نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا
نہ کافر بھی مسلمان اولاد انہیں فائدہ پہونچا سکے گی نہ مسلمان ماں
باپ کافر اولاد کو ف۱۰ ایسا دن ضرور آنا اور بعث و حساب و
جزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے ف۱۱ جسکی تمام نعمتیں اور لذتیں
فانی کہ انکے شیفتہ ہو کر نعمت ایمان سے محروم رہ جاؤ ف۱۲ یعنی
شیطان دور دراز کی امیدوں میں ڈالکر معصیتوں میں مبتلا
نہ کر دے ف۱۳ شانِ نزول یہ آیت حارث بن عمرو کے حق
میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے
کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مینہ کب آئیگا اور میری عورت
حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اسکے پیٹ میں کیا ہے لڑکا
یا لڑکی یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائیے
منزل ٥
کہ آئندہ کل کو کیا کرونگا یہ بھی میں جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا
ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مرونگا اسکے جواب میں یہ آیۂ کریمہ نازل
ہوئی ف۱۴ جسکو چاہے اپنے اولیا اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں
خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ
تبارک و تعالیٰ کیساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں
ارشاد ہوا عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ
ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان
چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے
ع ٣ ١٤
جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر
خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ علم غیب
اللہ تعالیٰ کیساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ
تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے
منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اسپر دلالت کرتی ہیں بارش کا
وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان
امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے
ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق
علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت
یحیٰی علیہ السلام کے پیدا ہونیکی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے پیدا ہونیکی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان
حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاع میں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے سے بھی
کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے (خازن بیضاوی احمدی روح البیان وغیرہ)